www.pildat.org

سٹیزنز رپورٹ

پندرہویں صوبائی اسمبلی پنجاب

بجٹ اجلاس 2012-2013

9 تا 23 جون 2012

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

www.pildat.org

سٹیزنز رپورٹ

پندرہویں صوبائی اسمبلی پنجاب

بجٹ اجلاس 2013-2012

9 تا 23 جون 2012

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈیولپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: جنوری 2012

آئی ایس بی این :978-969-558-277-0

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

In Association With

Parliamentary Centre
Le Centre parlementaire

Supported by the ***Department of Foreign Affairs and International Trade-DFAIT, Canada***

ناشر

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان
ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)
E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ 05
خلاصہ 07
تعارف 09
بجٹ اجلاس 13-2012 11
ایام کار 11
پابندی وقت 13
بجٹ پر بحث میں اراکین اسمبلی کی شرکت 13
بجٹ بحث میں اراکین کی شرکت 14
بجٹ اجلاس میں وزیر اعلیٰ اور قائد حزب اختلاف کی شرکت 14
بجٹ اجلاس کے اہم واقعات 15
وزیر خزانہ کی اختتامی تقریر 16
حزب اختلاف کی جانب سے کٹوتی کی تحاریک 17
صوبائی بجٹ بابت مالی سال 13-2012 کے اہم نکات 19
بجٹ کے عمل میں بہتری کے لئے تجاویز 21

فہرست اشکال

شکل 1: بجٹ اجلاس: ایام کار کی اصل تعداد 13
شکل 2: بجٹ پر بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی تعداد 14

فہرست جدول

جدول 1: 12-2003 کے بجٹ اجلاسوں کا تقابلی جائزہ 11
جدول 2: پابندی وقت اور اوقات کار 12
جدول 3: بجٹ پر بحث میں شرکت کی پارٹی وار تفصیل 14
جدول 4: کٹوتی کی تحاریک (سالانہ بجٹ) کی محکمہ وار تقسیم 16
جدول 5: کٹوتی کی تحاریک (ضمنی بجٹ) کی محکمہ وار تقسیم 16

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف: سالانہ بجٹ پر عام بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی فہرست 24
ضمیمہ ب: پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کی جانب سے وسط مدتی بجٹ ڈھانچہ (MTBF)/ بجٹ کی قبل از بجٹ اور بعد از بجٹ نظر ثانی کے لئے مجوزہ حدود کار (Terms of Reference) 28

پیش لفظ

پندرہویں صوبائی اسمبلی پنجاب کے بجٹ اجلاس 13-2012 کی کارکردگی پر مشتمل اس رپورٹ میں اسمبلی کے 38ویں اجلاس منعقدہ 5 تا 23 جون 2012 کا بغور جائزہ لیا گیا ہے، جس میں پنجاب اسمبلی نے پانچویں صوبائی بجٹ پر بحث کی اور اس کی منظوری دی۔ اگرچہ یہ اجلاس 5۔جون 2012 کو شروع ہوا، تاہم صوبائی بجٹ 9۔جون 2012 بروز ہفتہ پیش کیا گیا۔

اس رپورٹ میں بجٹ کے عمل میں صوبائی اسمبلی کی کارکردگی اور اس اجلاس کے 11۔ایام کار کے دوران ہونے والے بحث ومباحثہ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اظہار تشکر

یہ رپورٹ پلڈاٹ نے 'استحکام پارلیمانی اور سیاسی جماعت منصوبہ نمبر۲' (Parliamentary and Political Party Strengthening Project II) کے تحت تیار کی ہے جسے کینیڈا کے شعبہ امور خارجہ وبین الاقوامی تجارت (ڈیپارٹمنٹ آف فارن افیئر زاینڈ انٹرنیشنل ٹریڈ DFAIT) کی مالی معاونت حاصل ہے۔ اس منصوبے پر عملدرآمد' پارلیمانی سنٹر کینیڈا اور پلڈاٹ مشترکہ طور پر کرتے ہیں۔

اعلان لاتعلقی

پلڈاٹ کی ٹیم نے اس رپورٹ میں شامل کئے جانے والے عام دستیاب اعداد وشمار اور ان کی بنیاد پر کئے گئے تجزیے کی صحت کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور کوئی بھی غلطی یا سہو نادانستہ ہوگی۔ ضروری نہیں کہ اس رپورٹ میں پیش کی گئی آراء پلڈاٹ' پارلیمانی سنٹر یا DFAIT کی آراء کی عکاس ہوں۔

لاہور

جون 2012

خلاصہ

کسی ملک یا صوبے کے بجٹ کا پارلیمانی جائزہ یا نظرثانی، منتخب نمائندوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ پوری دُنیا کی پارلیمان اس ذمہ داری کو اسی کو پوری سنجیدگی اور تندہی سے نباہتی ہیں۔ مختلف وجوہات کی بناء پر پاکستان میں بجٹ کے عمل میں منتخب نمائندوں کا کردار محدود ہے اور صوبائی قانون سازوں کی بھی یہی صورتحال ہے۔ اس کے نتیجے میں بجٹ کا عمل مکمل طور پر انتظامیہ کے دائرہ اختیار میں آ گیا ہے اور بجٹ سازی، اس کے جائزے اور جانچ میں مقنّنہ کا کردار بہت محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

گزشتہ برسوں کے بجٹ اجلاسوں کی طرح اس سال بھی صوبائی اسمبلی پنجاب، بجٹ منظور کرنے کی ''تحاریک'' کے عمل سے گزری۔ پندرھویں صوبائی اسمبلی پنجاب کے بجٹ اجلاس 13-2012 کی کارکردگی کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ اسمبلی نے 780 بلین روپے کا صوبائی بجٹ محض 11۔ دنوں میں منظور کرلیا۔ اس دوران پنجاب اسمبلی کے 90 اراکین نے اس پر تقریباً 21 گھنٹے اور 56 منٹ تک بحث کی جس کی اوسط فی مقرر تقریباً ساڑھے چودہ منٹ بنتی ہے۔

پندرھویں صوبائی اسمبلی پنجاب کے پانچویں اور آخری بجٹ اجلاس کا دورانیہ (اوقات کار) 12-2011 کے بجٹ اجلاس سے 56% کم تھا۔ 13-2012 کے بجٹ پر بحث کے ایام 12-2011 کے بجٹ پر بحث کے ایام سے 7% کم رہے۔
وزیراعلیٰ نے بجٹ اجلاس کی صرف 4 نشستوں (36%) میں شرکت کی۔

دُنیا میں جہاں کہیں پارلیمانی جمہوریت ہے، محکمہ جاتی کمیٹیاں، جو کثیر جماعتی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہیں، انتظامیہ کی جانب سے پیش کردہ بجٹ کے جائزے اور اسمبلی کو اس پر فیڈ بیک دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ 1 اس عمل کو پاکستان میں بھی متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کے قواعد، محکمہ جاتی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے کردار کی صراحت کریں۔ قواعد میں اس بات کا اہتمام کیا جانا چاہیے کہ جب انتظامیہ، مقنّنہ میں بجٹ پیش کرے، تو سپیکر، مطالبات زر کو تفصیلی جائزے کی غرض سے محکمہ جاتی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کردے تاکہ وہ ایوان کو اپنی رائے سے آگاہ کر سکیں۔ چونکہ تمام ارکان اسمبلی کو کسی شعبے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہوتیں، لہذا یہ کمیٹیاں، انتظامیہ کی پیش کردہ بجٹ تجاویز پر اپنے جائزے اور رپورٹ کے ذریعے اسمبلی کے ارکان کیلئے ایک منفرد کردار ادا کرسکتی ہیں۔

جہاں تک صوبائی اسمبلی پنجاب کا تعلق ہے، پلڈاٹ مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے ارکان پنجاب اسمبلی کے ساتھ مل کر بجٹ کے عمل میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے موثر کردار کیلئے کوشاں ہے۔ اس مقصد کیلئے پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی قیادت سے بھی مختلف معاملات پر مشاورت کی گئی ہے۔ پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب محمد شہباز شریف، ایم پی اے (پی پی۔48، بھکر-2، پاکستان مسلم لیگ۔ن) سے بھی متعدد تجاویز کا تبادلہ کیا گیا ہے اور انہیں دیگر ممالک میں بجٹ کے عمل میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے موثر کردار سے آگاہ کیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے ان تجاویز سے اتفاق کیا ہے، تاہم ان پر پندرھویں صوبائی اسمبلی کے آخری بجٹ اجلاس میں عمل نہیں ہوسکا۔

تعارف

مختلف وجوہات کی بنا پر پاکستان میں بجٹ کے عمل میں منتخب نمائندوں کا کردار محدود ہے اور صوبائی قانون سازوں کی صورت حال بھی زیادہ مختلف نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں بجٹ کا عمل مکمل طور پر انتظامیہ کے دائرہ اختیار میں آ گیا ہے اور بجٹ سازی' اس کے جائزے اور جانچ میں مقنّنہ کا کردار بہت محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اگرچہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں موجود تمام پارلیمانی پارٹیاں اس بات پر متفق ہیں کہ منتخب نمائندوں کو انتظامیہ کے بنائے ہوئے بجٹ کے عمل میں حصہ لینے اور اس کی تفصیلی جانچ کرنے میں زیادہ کردار دینے کی ضرورت ہے' تاہم بدقسمتی سے پاکستان میں بجٹ کے عمل میں مقنّنہ کے کردار کے استحکام کے لئے شائد ہی کوئی اصلاح کی گئی ہے۔

آئین میں اٹھارویں ترمیم کے بعد' آئین سے مشترکہ قانون سازی کی فہرست حذف کر دی گئی ہے اور پاکستان کے صوبوں کو 30 اضافی شعبوں کے معاملات سونپ دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد صوبائی اسمبلیوں کو ان معاملات پر قانونی اور پالیسی نظر ثانی کے ساتھ ساتھ صوبوں کے بجٹ اور مالیاتی عمل میں زیادہ پیش بینی کی ضرورت تھی۔

بجٹ کا پارلیمانی جائزہ یا نظر ثانی' منتخب نمائندوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ پوری دُنیا کی پارلیمان اس ذمہ داری کو پوری سنجیدگی اور تندہی سے نبھاتی ہیں۔ دنیا میں جہاں جہاں پارلیمانی جمہوریت ہے' محکمہ جاتی کمیٹیاں' جو کثیر جماعتی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہیں' انتظامیہ کی جانب سے پیش کردہ بجٹ کے جائزے اور اسمبلی کو اس پر فیڈ بیک دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس عمل کو پاکستان میں بھی متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کے قواعد' محکمہ جاتی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے کردار کی صراحت کریں۔

قواعد میں اس بات کا اہتمام کیا جانا چاہیے کہ جب انتظامیہ' مقنّنہ میں بجٹ پیش کرے' تو سپیکر' مطالبات زر کو تفصیلی جائزے کی غرض سے محکمہ جاتی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کر دے تاکہ وہ ایوان کو اپنی رائے سے آگاہ کر سکیں۔ چونکہ تمام ارکان اسمبلی کو کسی خاص شعبے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہوتیں' لہذا یہ کمیٹیاں' انتظامیہ کی پیش کردہ بجٹ تجاویز پر اپنے جائزے اور رپورٹ کے ذریعے اسمبلی کے اراکین کیلئے ایک منفرد کردار ادا کر سکتی ہیں۔

جہاں تک صوبائی اسمبلی پنجاب کا تعلق ہے' پلڈاٹ مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے ارکان پنجاب اسمبلی کے ساتھ مل کر بجٹ کے عمل میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے موثر کردار کیلئے کوشاں ہے۔ اس مقصد کیلئے پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی قیادت سے بھی مختلف معاملات پر مشاورت کی گئی ہے۔ اس حوالے سے متعدد تجاویز کا تبادلہ اسمبلی کی اعلیٰ قیادت' جس میں سپیکر رانا محمد اقبال خان' ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان' وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف' ایم پی اے (پی پی۔48' بھکر۔II' پاکستان مسلم لیگ۔ن) اور صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان (پی پی۔70' فیصل آباد۔XX' پاکستان مسلم لیگ۔ن) شامل ہیں' سے کیا گیا ہے اور انہیں دیگر ممالک میں بجٹ کے عمل میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے موثر کردار سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ان تمام سینئر قائدین نے اصولی طور پر ان تجاویز سے اتفاق کیا ہے' تاہم ان پر پندرھویں صوبائی اسمبلی کے آخری بجٹ اجلاس میں عمل نہیں ہو سکا۔

پلڈاٹ نے صوبائی بجٹ کے عمل میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کو کردار دینے کے لئے صوبائی اسمبلی پنجاب کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے لئے جو حدود کار یعنی Terms of Reference تجویز کی ہیں اور جن کا وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی تبادلہ کیا گیا ہے' وہ اس رپورٹ کا حصہ ہیں۔

بجٹ اجلاس 2012-13

موجودہ پنجاب حکومت نے مالی سال2012-13 کے لئے اپنا پانچواں سالانہ بجٹ، ہفتہ 9۔جون 2012 کو پندرھویں صوبائی اسمبلی پنجاب میں پیش کیا۔ 780 بلین روپے 2 کا صوبائی بجٹ، اسمبلی نے محض 11 دنوں میں مورخہ 23۔جون2012 کومنظور کرلیا۔

اجلاس کے ایام کاراوراوقات کار

مالی سال2012-13 کا بجٹ اجلاس 15۔دن جاری رہا، جبکہ حقیقی ایام کار 11 رہے۔ مالی سال 2011-12 کا بجٹ اجلاس 19 دن جاری رہا اور اس کے اصل ایام کار13 تھے۔لہذا، اس سال کے ایام کار، گزشتہ سال کے ایام کار سے 15 فیصد کم رہے۔2003 سے2012 کے دوران بجٹ اجلاسوں کے اوسط ایام کار10 رہے۔جس کے دوران بجٹ پیش کئے جانے، اس پر بحث اور اس کی منظوری کا پورا عمل مکمل کیا گیا۔

اگر ہم2003 سے2012 کے دس سالوں کے دوران ہونے والے بجٹ اجلاسوں میں صوبائی اسمبلی پنجاب کی کارکردگی کا جائزہ لیں تو اسمبلی نے صوبائی بجٹ کے جائزے اور اس کی منظوری میں اوسطاً صرف دس دن صرف کئے ہیں۔

یہاں یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ بھارت میں قومی مقنّنہ لوک سبھا کوانتظامیہ کی بجٹ تجاویز کے جائزے، ان پر بحث اوران کی منظوری کے لئے تقریباً75 دن دیئے جاتے ہیں۔ دیگر متعدد ممالک میں بھی سٹینڈنگ کمیٹیوں کومخصوص اداروں/ افراد کی صورت میں شعبہ جاتی مہارت فراہم کی جاتی ہے جوان کمیٹیوں کی جانب سے تحقیقی عمل سرانجام دیتے ہیں اوران پٹ فراہم کرتے ہیں۔

جدول 1 میں 2003 سے اب تک کے بجٹ اجلاسوں کے اصل ایام کار، بحث کے اوقات اور بحث میں حصہ لینے والے ارکان کی تعداد کے اعداد وشمار دیئے گئے ہیں۔

جدول1: 2003-12 کے بجٹ اجلاسوں کا تقابلی جائزہ

بجٹ کا سال	2003 2004	2004 2005	2005 2006	2006 2007	2007 2008	2008 2009	2009 2010	2010 2011	2011 2012	2012 2013	Average
بجٹ اجلاسوں کے کل ایام کار	8	10	10	9	10	10	10	9	13	11	10
بجٹ پر بحث کے کل ایام کار	5	5	5	5	5	6	5	5	8	6	5.5
بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی تعداد	88	149	92	78	82	97	119	109	129	90	103

بجٹ بحث میں حکومتی اور حزب اختلاف کے اراکین کی شرکت

بجٹ پر بحث 6۔دن جاری رہی اور اس دوران 21 گھنٹے 56منٹ بحث ہوئی۔گزشتہ سال2011-12 کے بجٹ میں بحث 36 گھنٹے 19منٹ تک ہوئی تھی۔ لہذا' اس سال اس وقت میں 40فیصدکمی سامنے آئی۔حکومتی ارکان نے 7 گھنٹے'42منٹ(7.42) بجٹ پر بحث کی جو بجٹ پر بحث کے کل وقت کا33.6فیصد ہے۔گزشتہ سال یہ شرح43فیصدتھی۔لہذا' اس میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 10فیصدکمی دیکھنے میں آئی۔حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ارکان نے 14 گھنٹے اور 14منٹ (14.14) تک بحث کی جو بجٹ 2012-13 پر بحث کے کل وقت کا64.9فیصد رہا۔ یہ شرح گزشتہ سال2011-12 کے بجٹ پر بحث سے6.9فیصدزیادہ ہے جب کل وقت کا58فیصد حصہ حزب اختلاف کے حصے میں آیا تھا۔

نشستوں کا دورانیہ

بجٹ اجلاس کے دوران سب سے مختصر نشست ہفتہ 9۔جون 2012 کوایک گھنٹہ 40منٹ (1.40)رہی جبکہ طویل ترین نشست بدھ 13۔جون 2012 کو 7 گھنٹے 6منٹ (7.06)رہی۔ ایک نشست کا اوسط دورانیہ 3 گھنٹے'31منٹ (3.31)رہا۔گزشتہ سال بجٹ2011-12میں یہ اوسط دورانیہ 4 گھنٹے 17۔منٹ(4.17) رہاتھا۔اس طرح اس سال اوسط دورانیہ میں 41فیصد کمی آئی۔

جدول 2: پابندی وقت اور اوقات کار

نمبر شمار	دن اور تاریخ	مقررہ وقت	آغاز کا اصل وقت	تاخیر منٹ۔گھنٹہ	اختتام کا وقت	اوقات کار منٹ۔گھنٹہ
1.	ہفتہ 9 جون 2012	04.00 pm	04.45 pm	0.45	06.25 pm	1.40
2.	منگل 12 جون 2012	10.00 am	11.40 am	1.42	06.26 pm	6.46
3.	بدھ 13 جون 2012	10.00 am	10.50 am	0.50	05.56 pm	7.06
4.	جمعرات 14 جون 2012	10.00 am	11.14 am	1.14	02.45 pm	3.31
5.	جمعہ 15 جون 2012	09.00 am	10.16 am	1.16	01.00 pm	2.44
6.	پیر 18 جون 2012	03.00 pm	03.45 pm	0.45	07.15 pm	3.30
7.	منگل 19 جون 2012	10.00 am	11.15 am	1.15	02.59 pm	3.44
8.	بدھ 20 جون 2012	10.00 am	11.00 am	1.00	01.42 pm	02.42
9.	جمعرات 21 جون 2012	10.00 am	12.04 pm	2.01	02.20 pm	02.16
10.	جمعہ 22 جون 2012	09.00 am	10.30 am	1.30	12.51 pm	02.21
11.	ہفتہ 23 جون 2012	10.00 am	10.49 am	0.49	01.10 pm	2.21

شکل 1: بجٹ اجلاس: ایام کار کی اصل تعداد

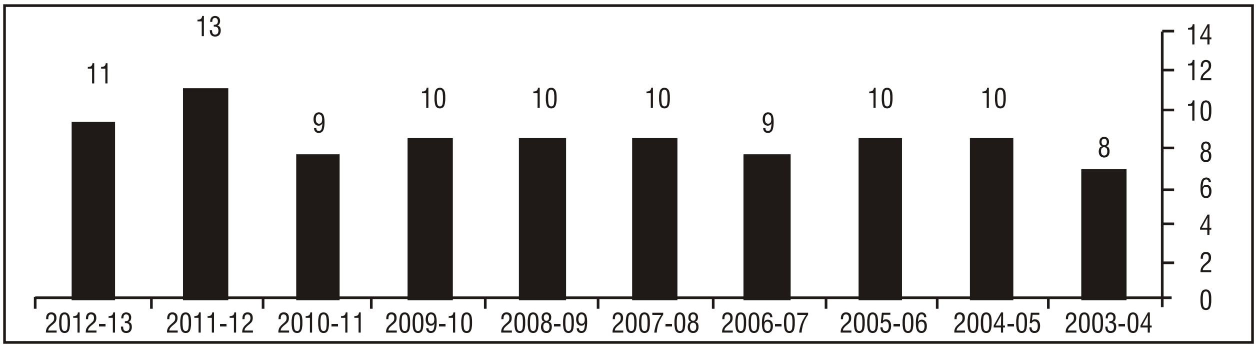

پابندی وقت

2012-13 کے بجٹ اجلاس کی کوئی بھی نشست وقت پر شروع نہ ہوئی۔ نشستوں کے آغاز میں اوسط تاخیر تقریباً ایک گھنٹہ رہی۔ یہ تاخیر اسمبلی کے پابندی وقت کے عمومی معیار کے مطابق ہے جہاں نشست ایک گھنٹے کی اوسط تاخیر سے شروع ہوتی ہے۔ سب سے کم تاخیر ہفتہ 9۔ جون 2012 کو 45 منٹ رہی اور جمعرات 21۔ جون 2012 کو اجلاس سب سے زیادہ یعنی 2 گھنٹے ایک منٹ دیر سے شروع ہوا۔ جدول 2 میں بجٹ اجلاس کی نشستوں کا مقرر کردہ وقت اور آغاز کا اصل وقت دیا گیا ہے۔

بجٹ پر بحث میں اراکین اسمبلی کی شرکت

2012-13 کے بجٹ اجلاس میں کل 90 اراکین اسمبلی نے بحث میں حصہ لیا جن میں سے 33 یا 37% اراکین کا تعلق حزب اقتدار سے تھا جبکہ 57 یا 63% اراکین حزب اختلاف سے تعلق رکھتے تھے۔ اگر اس کا موازنہ گزشتہ سال کے بجٹ اجلاس سے کیا جائے تو حکومتی اراکین کی تعداد میں 7 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ جبکہ بحث میں حصہ لینے والے حزب اختلاف کے اراکین کی تعداد میں 8 فیصد اضافہ ہوا۔

سال 2011 میں بجٹ پر بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی تعداد میں گزشتہ 4 سال کے دوران اضافہ ہوا تھا۔ تاہم، اس سال اس تعداد میں ایک بار پھر کمی دیکھنے میں آئی۔ شکل 2 میں سال 2003 سے 2012 تک صوبائی اسمبلی کے اجلاسوں میں بجٹ بحث میں اراکین کی شرکت کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ اس کمی سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ اراکین بجٹ سازی اور اس کی منظوری کے عمل میں اس لئے سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتے کیونکہ ان سے بجٹ کے مکمل عمل میں مشاورت نہیں کی جاتی۔ کئی اراکین نجی طور پر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اسمبلی کا ایوان بجٹ کلب بن گیا ہے اور ایوان کی کارروائی میں ارکان کی دلچسپی معدوم ہو چکی ہے۔ پارلیمانی قائدین کو اس معاملے پر غور کرنا چاہیے اور اراکین کی ایوان کی عام کارروائی میں بالعموم اور بجٹ کے عمل میں بالخصوص موثر شرکت بڑھانے کیلئے ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

بجٹ بحث کے دوران اراکین اسمبلی نے اس امر پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ بجٹ کی تیاری کے مراحل پر اراکین کا کردار موثر بنانے کی ضرورت ہے۔ نیز اراکین نے بار بار اس تجویز کو دہرایا کہ جب بجٹ پیش کر دیا جائے تو صوبائی اسمبلی کے پاس اس کے جائزے کیلئے زیادہ وقت ہونا چاہیے اور بجٹ کی منظوری سے قبل مطالبات زر کو جائزے کیلئے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کیا جانا چاہیے۔ ڈاکٹر سامعہ امجد، ایم پی اے (ڈبلیو۔355، پاکستان مسلم لیگ) اور جناب اعجاز احمد خان، ایم پی اے (پی پی۔151، لاہور-15؛ پاکستان مسلم لیگ۔ن) نے اپنی بجٹ تقاریر میں خصوصی طور پر اس بات پر زور دیا کہ بجٹ میں کردار ادا کرنے کیلئے نہ صرف قبل از بجٹ مرحلے پر بلکہ بجٹ پیش ہونے کے بعد اس کی منظوری سے قبل جائزے کیلئے پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو کردار دیا جائے۔

شکل 2: بجٹ بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی تعداد

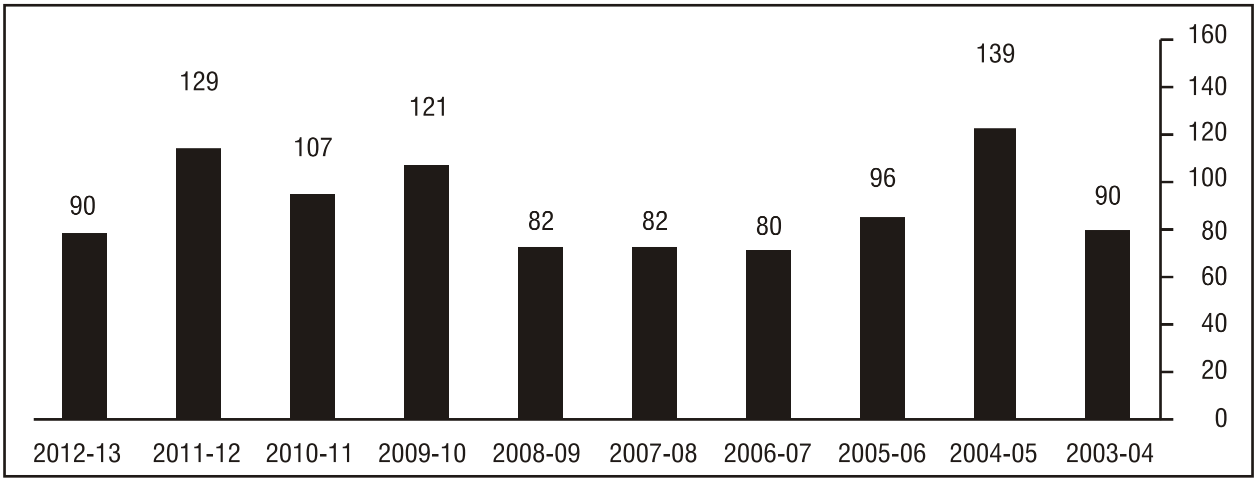

بجٹ بحث میں اراکین کی شرکت

2012-13 کے بجٹ پر بحث میں حزب اختلاف کی دو بڑی جماعتوں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین اور پاکستان مسلم لیگ سے تعلق رکھنے والے اراکین نے 14 گھنٹے 14 منٹ حصہ لیا؛ اس کے بعد حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ارکان نے 7 گھنٹے 42 منٹ تک بحث کی۔ 2012-13 کے بجٹ اجلاس میں بجٹ بحث میں حصے لینے والے اراکین کی پارٹی وار شرکت جدول 3 میں دی گئی ہے۔

بجٹ اجلاس میں وزیر اعلیٰ اور قائد حزب اختلاف کی شرکت

وزیر اعلیٰ پنجاب، ایم پی اے (PP-48) بھکر-2، پاکستان مسلم لیگ (ن) نے 4 یعنی 36 فیصد نشستوں میں شرکت کی جبکہ قائد حزب اختلاف، جناب راجہ ریاض احمد، ایم پی اے (PP-65) فیصل آباد-15، پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین نے بھی 4 یعنی 36 فیصد نشستوں میں شرکت کی۔

2011-12 کے بجٹ اجلاس میں وزیر اعلیٰ نے اسمبلی کی 46% نشستوں میں شرکت کی تھی جبکہ قائد حزب اختلاف نے 69% نشستوں میں شرکت کی تھی۔

بجٹ اجلاس میں وزیر خزانہ کی موجودگی

محکمہ خزانہ کے انچارج وزیر، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، ایم پی اے (PP-139) لاہور-5، پاکستان مسلم لیگ (ن) نے بجٹ اجلاس کی تمام نشستوں میں شرکت کی۔ بجٹ پر عام بحث کے دوران وہ مسلسل ایوان میں موجود رہے۔

جدول 3: بجٹ پر بحث میں شرکت کی پارٹی وار تفصیل

نمبر شمار	نام پارٹی	بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی تعداد	وقت منٹ۔گھنٹہ	ایوان میں فی صد نمائندگی	کل وقت فی صد میں
1.	پاکستان مسلم لیگ (ن)	33	7.24	48.8%	33.6%
2.	پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین	37	5.04	29.1%	23.1%
3.	پاکستان مسلم لیگ	20	09.10	21.8%	41.8%

بجٹ اجلاس کے اہم واقعات

بجٹ اجلاس کے اہم واقعات اور وہ معاملات جن پر بحث ہوئی، ذیل میں دیئے گئے ہیں:

۱۔ حزب اختلاف کا احتجاج

بجٹ اجلاس13-2012 کے دوران حکومتی اراکین اور حزب اختلاف کی خواتین اراکین کے درمیان پیش آنے والا واقعہ نمایاں اہمیت کا حامل رہا۔ شیخ علاؤ الدین، ایم پی اے (PP-181) قصور-5، پاکستان مسلم لیگ کے کچھ الفاظ پر حزب اختلاف نے احتجاج شروع کیا جو اس وقت ناخوشگوار صورت اختیار کر گیا جب دونوں جانب سے ایک دوسرے پر جوتیاں پھینکی گئیں۔ اس واقعے کے نتیجے میں تین اراکین اسمبلی کو بجٹ اجلاس کے دوران معطل کر دیا گیا۔ معطل کئے گئے اراکین کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ محترمہ سیمل کامران، ایم پی اے (PML, W-362)
۲۔ شیخ علاؤ الدین، ایم پی اے (PML, PP-181-Kasur-5)
۳۔ محترمہ نسیم ناصر خواجہ، ایم پی اے (PML(N), W-314)

۲۔ بجلی کا بحران اور امن عامہ

بجلی کا بحران اور اس کے نتیجے میں پورے صوبہ پنجاب میں ہونے والا عوامی احتجاج ایوان میں زیر بحث آنے والے معاملات میں سے ایک اہم معاملہ رہا۔ کچھ اراکین اسمبلی کے گھروں پر مظاہرین کی جانب سے کئے جانے والے حملے اور ان کو آگ لگانے کی کوشش کے واقعات بھی زیر بحث آئے۔ حزب اختلاف کے اراکین نے الزام لگایا کہ ان احتجاجی مظاہروں اور حزب اختلاف کے اراکین کے گھروں پر حملے کرانے میں پنجاب حکومت ملوث ہے۔

۳۔ بجٹ کے عمل میں اصلاحات

بجٹ بحث کے دوران حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کے اراکین نے خود بجٹ کے عمل کو اپنا موضوع گفتگو بنایا۔ بیشتر اراکین کے خیال میں بجٹ کا موجودہ عمل غیر موثر ہے۔ کچھ اراکین اسمبلی نے اس رائے کا اظہار کیا کہ پنجاب اسمبلی میں قبل از بجٹ اجلاس ہوتا ہے اور 2012 میں بھی اگرچہ برائے نام یہ اجلاس ہوا لیکن اراکین اسمبلی کی جانب سے کوئی بجٹ تجاویز نہیں لی گئیں۔

قبل از بجٹ اجلاس میں اراکین اسمبلی کی دلچسپی میں اضافہ کیلئے بہتر ہوگا کہ محکمہ خزانہ ان تجاویز کی ایک فہرست مرتب کرے جو گزشتہ سالوں کے دوران ہونے والے قبل از بجٹ اجلاسوں میں اراکین اسمبلی نے پیش کیں اور انہیں وزیر خزانہ کی جانب سے پیش کیئجانے والی بجٹ تجاویز کا حصہ بنایا گیا۔ یہ واضح نہیں کہ اراکین کی جانب سے دی جانے والی کن تجاویز کو گزشتہ بجٹوں میں شامل کیا گیا۔

اراکین اسمبلی کی بنیادی شکایت یہ تھی کہ ہر سال بجٹ اجلاسوں کے دوران بحث کیلئے مختص وقت بامعنی مباحثے کیلئے ناکافی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک بجٹ پر ایوان میں عام بحث سے قبل سٹینڈنگ کمیٹیوں کو محکمانہ بجٹ کی جانچ پڑتال کا کام نہیں دیا جاتا بجٹ اجلاس ایک بے معنی مشق کے سوا کچھ نہیں۔

۴۔ توانائی کا بحران

بجٹ بحث کے دوران ایک اور مرکزی نکتہ ملک خصوصاً پنجاب میں جاری توانائی کا بحران تھا۔ حکومتی اراکین نے دعویٰ کیا کہ اس شعبے کیلئے بجٹ میں رکھی جانے والی رقم اس مسئلے کے حل کیلئے حکومت کے عزم کی عکاس ہے۔ ایوان کو بتایا گیا کہ حکومت نے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے نہروں پر پاور پلانٹس کی تنصیب کا منصوبہ شروع کیا ہے اور 29 بلین روپے کی لاگت کے 10 منصوبوں کی امکان پذیری رپورٹ (Feasibility Report) مکمل ہو چکی ہے۔ یہ منصوبے 80 میگاواٹ بجلی پیدا کریں گے۔ جبکہ تونسہ بیراج پر 120 میگاواٹ کے پن بجلی کے منصوبے کی امکان پذیری رپورٹ بھی مکمل ہو چکی ہے۔ تونسہ بیراج کے 120 میگاواٹ کے پاور پلانٹ کے منصوبے کا اعلان 12-2011 کے بجٹ کے موقع پر کیا گیا تھا اور اب اس کو مکمل کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

۵۔ دانش سکول اور پنجاب تعلیمی اینڈومنٹ فنڈ

گزشتہ سال کی طرح، اس سال بھی دانش سکول، حزب اختلاف کی تنقید کا ہدف رہے۔حزب اختلاف کے اراکین نے 8 نئے دانش سکولوں کے قیام کیلئے 2012-13 کے بجٹ میں مختص کردہ رقم 2 بلین روپے کو تنقید کا نشانہ بنایا۔اراکین اسمبلی کی یہ رائے تھی کہ نئے سکولوں پر خرچ کرنے کی بجائے اس رقم کو پہلے سے موجود سرکاری سکولوں میں عدم دستیاب سہولتوں کی فراہمی پر خرچ کی جائے۔ان کے خیال میں دانش سکولوں پر خرچ کی جانے والی رقم سے پورے صوبے کے سکولوں میں سہولیات فراہم کی جاسکتی ہیں۔اراکین اسمبلی کی رائے تھی کہ دانش سکول کے طلباء کی تعداد بہت کم ہے اور اسی سائز کے عام سکول کے مقابلے میں اس پر ہونے والا خرچ بہت زیادہ ہے۔تاہم 6.5 بلین روپے کی لاگت سے قائم ہونے والے پنجاب اینڈومنٹ فنڈ کی اراکین اسمبلی نے عمومی طور پر تعریف کی۔

۶۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی آشیانہ ہاؤسنگ سکیم تنازع اور بحث کا موضوع رہی۔پنجاب کے چار مختلف شہروں میں اس منصوبے کو شروع کرنے کیلئے بجٹ میں 2 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔حزب اختلاف کے اراکین کی یہ رائے تھی کہ اس منصوبے میں شفافیت کی کمی ہے جس کی وجہ سے یہ بدعنوانی اور ناجائز آمدنی کا سبب بن رہا ہے۔

۷۔ غیر حقیقی اہداف اور منی بجٹ

حکومت کی جانب سے بجٹ میں دیئے گئے اہداف کو حزب اختلاف نے جذباتی اور غیر حقیقی قرار دیا۔اس امر پر زور دیا گیا کہ ضمنی بجٹ کی مشق کو روکا جائے نیز بلاک ایلوکیشن کو بھی ختم کیا جانا چاہیے۔اراکین اسمبلی نے بلاک ایلوکیشن کو بدعنوانی کو قانونی جواز دینے کے مترادف قرار دیا۔اُن کی یہ رائے تھی کہ تمام اخراجات کی منظوری اسمبلی کو دینی چاہیے۔پنجاب اسمبلی نے سال 2011-12 کیلئے 57.14 بلین روپے کے ضمنی بجٹ کی منظوری دی۔

جدول 4: کٹوتی کی تحاریک (سالانہ بجٹ) کی محکمہ وار تقسیم

نمبر شمار	عنوان مطالبہ	محکمہ
.1	پولیس	داخلہ
.2	متفرقات (لوکل گورنمنٹ)	لوکل گورنمنٹ
.3	تعلیم	تعلیم
.4	خدمات صحت	صحت

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے 27 اور پاکستان مسلم لیگ کے 31 اراکین کی جانب سے مشترکہ نوٹس

۸۔ بجٹ کے عمل میں اسمبلی اور اس کی کمیٹیوں کے کردار میں اضافہ

کچھ اراکین نے اس رائے کا اظہار کیا کہ مطالبات زر کی جانچ پڑتال میں اراکین اسمبلی اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کو زیادہ موثر کردار دینے کی ضرورت ہے جو ضمنی اور منی بجٹ روکنے کا واحد طریقہ ہے۔

وزیر خزانہ کی اختتامی تقریر

وزیر خزانہ نے اپنی اختتامی تقریر میں بجٹ پر ہونے والی بحث کو سمیٹا۔تاہم، اپنی اختتامی تقریر میں انہوں نے اپنی بجٹ تقریر کے نکات کو دہرایا اور بحث کے دوران اٹھائے گئے زیادہ تر نکات کا جواب نہ دیا۔حزب اختلاف کی جانب سے اٹھائے گئے نکات کو وزیر خزانہ کی جانب سے پذیرائی نہ مل سکی۔میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو بجٹ پیش کئے جانے سے صرف دو دن قبل 7۔جون 2012 کو محکمہ خزانہ کا اضافی چارج دیا گیا تھا۔اس سے قبل بجٹ پیش کرنے کا فریضہ رانا آصف محمود، ایم پی اے (NM-366) مسلم لیگ (ن) کو سونپا گیا تھا تاہم دہری شہریت کے تنازعہ کی بناء پر اُنہیں وزارت سے استعفیٰ دینا پڑا تھا۔

جدول 5: کٹوتی کی تحاریک (ضمنی بجٹ) کی محکمہ وار تقسیم

نمبر شمار	عنوان مطالبہ	محکمہ
1	صحت عامہ	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
2	آبپاشی وبحالی اراضی	آبپاشی

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے 36 اور پاکستان مسلم لیگ کے 31 اراکین کی جانب سے مشترکہ نوٹس

حزب اختلاف کی جانب سے کٹوتی کی تحاریک

صوبائی اسمبلی پنجاب کی سابقہ روایات کے مطابق کٹوتی کی تحاریک پیش کرنے کے لئے سالانہ بجٹ سے 4 مطالبات زر اور ضمنی بجٹ کے 2 مطالبات زر کا انتخاب کیا گیا۔ اس کا فیصلہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 12۔جون 2012 میں کیا گیا۔ حزب اختلاف کے 58 اراکین نے سالانہ بجٹ کے 4 مطالبات زر میں کٹوتی کی تحاریک کا مشترکہ نوٹس دیا جبکہ ضمنی بجٹ کے دو مطالبات زر میں کٹوتی کی تحاریک کا نوٹس حزب اختلاف کے 67 اراکین نے مشترکہ طور پر دیا۔ سالانہ بجٹ پر کٹوتی کی تحاریک کا نوٹس دینے والوں میں 27 اراکین کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین اور 31 کا تعلق پاکستان مسلم لیگ سے تھا جبکہ ضمنی بجٹ پر کٹوتی کی تحاریک کا نوٹس پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے 36 اور پاکستان مسلم لیگ کے 31۔اراکین کی جانب سے موصول ہوا۔

اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے جاری کردہ شیڈول کے مطابق سالانہ مطالبات زر کی منظوری اور ان میں کٹوتی کی تحاریک پیش کرنے کیلئے دو دن (19 اور 20۔جون 2012) مختص کئے گئے تھے۔ پہلے دن یعنی 19۔جون کو پولیس سے متعلق مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک پیش کی گئی تاہم کورم کی نشاندہی کی وجہ سے متعلقہ وزیر اس کا جواب نہ دے سکے۔ اگلے دن یعنی 20۔جون 2012 کو گلوٹین کے اطلاق کیلئے 1.00 بجے دوپہر کا وقت طے کیا گیا تھا۔ 20۔جون 2012 کو اس مقررہ وقت تک کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی جاسکی اور دیگر مطالبات زر کو گلوٹین کے اطلاق کے بعد منظور کر لیا گیا۔ 23۔جون 2012 کا دن ضمنی مطالبات زر پر رائے شماری کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ دونوں منتخب ضمنی مطالبات پر کٹوتی کی تحاریک پیش کی گئیں اور متعلقہ وزراء نے ان کا جواب دیا۔

مالی سال 13-2012 کے صوبائی بجٹ کے اہم نکات

مالی سال 13-2012 کے صوبائی بجٹ کے اہم نکات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مالی سال 13-2012 کیلئے محاصل کا تخمینہ 780,674.805 ملین روپے ہے جو مالی سال 12-2011 کے مالی سال کے بجٹ تخمینہ جات سے 19.1 فیصد زیادہ ہے۔

۲۔ اخراجات کا تخمینہ 532,859.871 ملین روپے ہے جو مالی سال 12-2011 کے تخمینہ شدہ اخراجات سے 13.9 فیصد زیادہ ہے۔

۳۔ مالی سال 13-2012 کے بجٹ میں ترقیاتی بجٹ کیلئے 250,000.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو مالی سال 12-2011 کے 220,000.000 ملین روپے سے 30,000.000 ملین روپے یا 13.6 فیصد زیادہ ہے۔ تاہم' 165,511.173 ملین روپے کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے مقابلے میں یہ اضافہ 84,488.827 ملین روپے یا 51% زیادہ ہے۔

۴۔ 13-2012 میں صوبائی ٹیکس محصولات کا تخمینہ 95,014.294 ملین روپے لگایا گیا ہے جبکہ گزشتہ سال 12-2011 نظر ثانی شدہ تخمینہ 80,862.928 ملین روپے تھا۔

۵۔ مالی سال 13-2012 کے جاری اخراجات کا تخمینہ 532,859.871 ملین روپے ہے جو مالی سال 12-2011 کے دوران 467,993.236 ملین روپے تھا اس طرح یہ اضافہ تقریباً 14% ہے۔

۶۔ ضلعی حکومتوں کیلئے 186,783.105 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ اس سے قبل 165,050.660 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اس طرح 12-2011 کے مقابلے میں 24.3% زیادہ رقم مختص کی گئی ہے۔

۷۔ حکومت پنجاب کے سول ملازمین کی تنخواہ میں 20% اضافہ

ماخذ: قرطاس ابیض۔۔۔محکمہ خزانہ' حکومت پنجاب

بجٹ عمل میں بہتری کے لئے تجاویز

بجٹ کے عمل میں پنجاب اسمبلی کے کردار کی مضبوطی کے لئے درکار اصلاحات

1۔ کمیٹیوں کو بجٹ یا مطالبات زر کے جائزے کا اختیار

صوبائی اسمبلی پنجاب کے موجودہ قواعد مسودہ قانون مالیات کو قائمہ کمیٹیوں کو بھیجنے کی اجازت نہیں دیتے۔

پورا ایوان، بجٹ اور ہر محکمہ کے مطالبات زر کا جائزہ نہیں لے سکتا جو بجٹ کی مکمل جانچ کے لیے ضروری ہے۔ دوسرے پارلیمانی نظاموں میں بجٹ پیش ہونے کے بعد مطالبات زر متعلقہ کمیٹیوں کو جائزے کے لیے بھجوا دیئے جاتے ہیں جو اپنی متعلقہ وزارت کے مطالبات زر کا جائزہ لے کر ایک مخصوص مدت میں ایوان کو رپورٹ پیش کرتی ہیں اور اس کے بعد مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کی جاتی ہے۔

تجویز: پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کی جائے تا کہ بجٹ پیش ہونے کے بعد کمیٹیوں کو محکموں کے مطالبات زر کا جائزہ لینے کا اختیار مل سکے اور وہ مختص کردہ مدت میں سفارشات تیار کر کے ایوان میں پیش کریں۔ بجٹ پر بحث ان سفارشات کی روشنی میں ہونی چاہیے۔

2۔ کمیٹیوں کا خود سے کسی معاملے کی تفتیش کا اختیار (Suo moto)

پاکستانی پارلیمنٹ، دونوں قومی اسمبلی اور سینیٹ نے 1990 کی دہائی میں اپنے متعلقہ قواعد انضباط کار میں ترمیم کی جس سے قائمہ کمیٹیوں کو قانون سازی سے متعلق بحث، متعلقہ وزارت یا ڈویژن کے کام اور کارکردگی کی نگرانی، گواہوں کو طلب کرنے، سرکاری ریکارڈ کی طلبی، حلف پر بیان لینے اور اپنے دائرہ کار میں کسی بھی معاملے کو' ایوان کی جانب سے سپرد کیے جائے بغیر' اٹھانے کے وسیع اختیارات دیئے گئے۔

قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کی شق (4) 201 کمیٹیوں کے اختیار کی وضاحت کچھ اس طرح کرتی ہے۔

" کمیٹی متعلقہ وزارت یا اس سے منسلک سرکاری اداروں اخراجات، انتظامیہ، تفویض کردہ قانون سازی، عرضداشت ہائے عامہ اور پالیسیوں کا جائزہ لے سکتی ہے اور نتائج، تحقیق اور سفارشات پر مشتمل اپنی رپورٹ وزارت کو پیش کر سکتی ہے اور وزارت اپنا جواب کمیٹی کو پیش کرے گی"۔

قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کی شق (5) 201 کمیٹیوں کو مختلف امور پر عوامی عرضداشتیں لینے کا اختیار دیتی ہے۔

"مسودہ قانون پر پیش کردہ عرضداشت ہائے عامہ پیش کی جا سکتی ہیں، یا ایوان کے سامنے موخر کارروائی سے متعلق کوئی معاملہ، یا عوام کے مفاد عامہ کا کوئی ایسا معاملہ جو بنیادی طور پر حکومت سے متعلق ہو، مگر شرط یہ ہے کہ یہ ایسا نہ ہو جو کسی عدالت کے دائرہ اختیار میں آتا ہو، نہ عدالت یا عدالتی یا نیم عدالتی فرائض انجام دینے والی کسی اتھارٹی کے سامنے التوا سے متعلق ہو"۔

تجویز: صوبائی اسمبلی پنجاب کو بھی قومی اسمبلی کی طرح اپنے قواعد انضباط کار میں ترمیم کر کے کمیٹیوں کو خود سے کسی معاملے کی تفتیش (Suo moto) کا اختیار دینا چاہیے تا کہ وہ اپنے دائرہ کار میں آنے والے کسی بھی معاملے کو ایوان کی جانب سے سپرد کیے بنا بھی اٹھا سکیں۔

3۔ بجٹ کے جائزے اور بحث کے لیے مختص وقت میں اضافہ

عام طور پر پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں بجٹ سیشن کے لیے 11 دن یا محض دو ہفتے مختص کیے جاتے ہیں جو بجٹ کے صحیح طور پر جائزے اور نظر ثانی کے لیے درکار وقت سے کہیں کم ہے۔ چونکہ اس سے قبل دی جانے والی تجویز میں کہا گیا ہے کہ کمیٹیوں کو مطالبات زر پر غور کرنے کی اجازت دی جائے' لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ بجٹ کے دورانیے کو بڑھایا جائے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چونکہ صوبائی بجٹ' وفاقی بجٹ کے بعد آتا ہے' لہذا وفاقی بجٹ کے عمل میں بھی اصلاحات کی ضرورت ہے تا کہ جب وفاقی بجٹ جون سے قبل پیش کیا جائے تو اس کے بعد صوبائی بجٹ پیش کیا جا سکے۔

تجویز: بجٹ سیشن کے دورانیہ کو موجودہ 13-11 دن سے بڑھا کر کم از کم 60 سے 75 دن کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے بجٹ کو ایوان میں ہر سال مئی میں پیش کرنا ہوگا تا کہ یہ 30 جون تک منظور کیا جا سکے۔

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف: سالانہ اور ضمنی بجٹ پر عام بحث میں حصہ لینے والے اراکین کی فہرست

نمبر شمار	رکن کا نام	حلقہ نمبر اور سیاسی پارٹی سے تعلق
1.	جناب جہانزیب وارن	پی پی ـ269 (بہاولپور-3)؛ مسلم لیگ (ن)
2.	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	پی پی ـ273 (بہاولپور-7)؛ مسلم لیگ (ن)
3.	محترمہ شمائلہ رانا	ڈبلیو ـ307؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
4.	رانا محمد ارشد	پی پی ـ171 (ننکانہ صاحب-2)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
5.	راجہ ریاض احمد	پی پی ـ65 (فیصل آباد-15)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
6.	جناب تنویر اشرف کائرہ	پی پی ـ112 (گجرات-5)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
7.	ڈاکٹر محمد اختر ملک	پی پی ـ202 (ملتان-9)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
8.	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	پی پی ـ235 (وہاڑی-4)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
9.	چوہدری احسان الحق احسن نولٹیہ	پی پی ـ253 (مظفر گڑھ-3)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
10.	محترمہ روبینہ شاہین وٹو	پی پی ـ188 (اوکاڑہ-4)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
11.	چوہدری محمد اویس اسلم مڈھیانہ	پی پی ـ31 (سرگودھا-4)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
12.	رائے محمد شاہ جہاں خان	پی پی ـ54 (فیصل آباد-4)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
13.	رانا منور حسین عرف رانا منور غوث خان	پی پی ـ36 (سرگودھا-9)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
14.	میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا	پی پی ـ53 (فیصل آباد-3)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
15.	محترمہ نرگس فیض ملک	ڈبلیو ـ328؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
16.	محترمہ آصفہ فاروقی	ڈبلیو ـ329؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
17.	محترمہ کشور قیوم	ڈبلیو ـ330؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
18.	محترمہ نجمی سلیم	ڈبلیو ـ332؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
19.	راجا شوکت عزیز بھٹی	پی پی ـ4 (راولپنڈی-4)؛ پاکستان مسلم لیگ
20.	جناب ظفر ذوالقرنین ساہی	پی پی ـ52 (فیصل آباد-2)؛ پاکستان مسلم لیگ
21.	شیخ علاؤالدین	پی پی ـ181 (قصور-7)؛ پاکستان مسلم لیگ
22.	جناب شیر علی خان	پی پی ـ17 (اٹک-3)؛ پاکستان مسلم لیگ

نمبر شمار	رکن کا نام	حلقہ نمبر اور سیاسی پارٹی سے تعلق
23.	میاں طارق محمود	پی پی ۔113 (گجرات-6)؛ پاکستان مسلم لیگ
24.	محترمہ قمر عامر چودھری	ڈبلیو ۔358؛ پاکستان مسلم لیگ
25.	رانا محمد افضل خان	پی پی ۔66 (فیصل آباد-16)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
26.	چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ	پی پی ۔165 (شیخوپورہ-4)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
27.	جناب خلیل طاہر سندھو	این ایم ۔367؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
28.	میاں نصیر احمد	پی پی ۔155 (لاہور-19)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
29.	سردار دوست محمد خان کھوسہ	پی پی ۔244 (ڈیرہ غازی خان-5)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
30.	چودھری محمد شفیق	پی پی ۔296 (رحیم یار خان-12)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
31.	محترمہ نگہت ناصر شیخ	ڈبلیو ۔325؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
32.	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	پی پی ۔16 (اٹک-2)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
33.	سردار قیصر عباس خان مگسی	پی پی ۔264 (لیہ-3)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
34.	محترمہ عارفہ خالد پرویز	ڈبلیو ۔305؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
35.	جناب محمد معین وٹو	پی پی ۔193 (اوکاڑہ-9)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
36.	محترمہ شگفتہ شیخ	ڈبلیو ۔323؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
37.	محترمہ دیبا مرزا	ڈبلیو ۔303؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
38.	محترمہ شمیلہ اسلم	ڈبلیو ۔308؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
39.	میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل	پی پی ۔118 (منڈی بہاؤالدین-3)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
40.	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	ڈبلیو ۔342؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
41.	جناب پرویز رفیق	این ایم ۔368؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
42.	جناب شاہ جہاں احمد بھٹی	پی پی ۔172 (ننکانہ صاحب-3)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
43.	جناب حاجی محمد اسحاق	پی پی ۔85 (ٹوبہ ٹیک سنگھ-2)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
44.	محترمہ ساجدہ میر	ڈبلیو ۔336؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
45.	محترمہ نرگس پروین اعوان	ڈبلیو ۔337؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین

نمبر شمار	رکن کا نام	حلقہ نمبر اور سیاسی پارٹی سے تعلق
46.	چودھری ظہیرالدین	ڈبلیو۔55 (فیصل آباد-5)؛ پاکستان مسلم لیگ
47.	محترمہ ڈاکٹر فائزہ اصغر	ڈبلیو۔351؛ پاکستان مسلم لیگ
48.	محترمہ ثمینہ خاور حیات	ڈبلیو۔354؛ پاکستان مسلم لیگ
49.	محترمہ خدیجہ عمر	ڈبلیو۔350؛ پاکستان مسلم لیگ
50.	مخدوم سید احمد محمود	پی پی۔292 (رحیم یار خان-8)؛ پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل)
51.	جناب احسن رضا خان	پی پی۔180 (قصور-6)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
52.	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	پی پی۔33 (سرگودھا-6)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
53.	جناب احمد حسین ڈیہر	پی پی۔200 (ملتان-7)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
54.	مخدوم محمد ارتضاء	پی پی۔291 (رحیم یار خان-7)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
55.	ملک محمد عامر ڈوگر	پی پی۔198 (ملتان-5)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
56.	محترمہ سیمل کامران	ڈبلیو۔362؛ پاکستان مسلم لیگ
57.	محترمہ حمیرا اویس شاہد	ڈبلیو۔361؛ پاکستان مسلم لیگ
58.	جناب احمد خان بلوچ	پی پی۔211 (لودھراں-5)؛ پاکستان مسلم لیگ
59.	سردار فتح محمد خان بزدار	پی پی۔241 (ڈیرہ غازی خان-2)؛ پاکستان مسلم لیگ
60.	رانا تنویر احمد ناصر	پی پی۔168 (شیخوپورہ کم ننکانہ-1)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
61.	حاجی عمران ظفر	پی پی۔111 (گجرات-4)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
62.	محترمہ راحیلہ خادم حسین	ڈبلیو۔315؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
63.	میاں محمد رفیق	پی پی۔90 (ٹوبہ ٹیک سنگھ-7)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
64.	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	ڈبلیو۔340؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
65.	محترمہ صغیرہ اسلام	ڈبلیو۔341؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
66.	میاں محمد شفیق ارائیں	پی پی۔207 (لودھراں-1)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
67.	محترمہ فوزیہ بہرام	ڈبلیو۔333؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
68.	محترمہ آمنہ الفت	ڈبلیو۔356 ؛ پاکستان مسلم لیگ

نمبر شمار	رکن کا نام	حلقہ نمبر اور سیاسی پارٹی سے تعلق
69.	محترمہ سیدہ ماجدہ زیدی	ڈبلیو۔353 ؛ پاکستان مسلم لیگ
70.	محترمہ زوبیہ رباب ملک	ڈبلیو۔360 ؛ پاکستان مسلم لیگ
71.	جناب طاہر اقبال چودھری	پی پی۔236 (وہاڑی-5)؛ پاکستان مسلم لیگ
72.	جناب اعجاز احمد خان	پی پی۔151 (لاہور-15)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
73.	محترمہ سکینہ شاہین خان	ڈبلیو۔321؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
74.	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	پی پی۔175 (قصور-1)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
75.	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	پی پی۔141 (لاہور-5)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
76.	جناب طاہر محمود ہنڈلی ایڈووکیٹ	پی پی۔125 (سیالکوٹ-6)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
77.	جناب شاہان ملک	پی پی۔15 (اٹک-1)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
78.	جناب افتخار علی کھیتران عرف بابر خان	پی پی۔266 (لیہ-5)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
79.	جناب اعجاز احمد کاہلوں	پی پی۔34 (سرگودھا-7)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
80.	رائے محمد اسلم خان	پی پی۔174 (ننکانہ صاحب-5)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
81.	سید ابرار حسین شاہ	پی پی۔173 (ننکانہ صاحب-4)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
82.	محترمہ ڈاکٹر سامیہ امجد	ڈبلیو۔357؛ پاکستان مسلم لیگ
83.	چودھری عبداللہ یوسف	پی پی۔109 (گجرات-2)؛ پاکستان مسلم لیگ
84.	جناب اصغر علی منڈا	پی پی۔165 (شیخوپورہ-4)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
85.	جناب میاں محمد رفیق	پی پی۔90 (ٹوبہ ٹیک سنگھ-7)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
86.	سردار ملک جہانزیب وارن	پی پی۔269 (بہاولپور-3)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
87.	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	پی پی۔141 (لاہور-5)؛ پاکستان مسلم لیگ (ن)
88.	چودھری احسان الحق احسن نولاٹیہ	پی پی۔253 (مظفر گڑھ-3)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
89.	جناب منور حسین عرف رانا منور غوث خان	پی پی۔36 (سرگودھا-9)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین
90.	سید حسن مرتضیٰ	پی پی۔74 (جھنگ-2)؛ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین

ضمیمہ ب: پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کی جانب سے وسط مدتی بجٹ ڈھانچہ (MTBF)/بجٹ کی قبل از بجٹ اور بعد از بجٹ نظرثانی کے لئے مجوزہ حدود کار (Terms of Reference)

1۔ کمیٹیوں کے قبل از بجٹ اور بعد از بجٹ اجلاسوں کا مقصد، بجٹ اور مطالبات زر سے متعلق منصوبہ سازی، تصور، ترجیحات، تعین سمت اور بنیادی پالیسی کے بارے میں کمیٹیوں کی رائے لینا ہے۔

2۔ کمیٹیاں، بجٹ اور مطالبات زر کی حلقہ انتخاب کی سطح پر باریک بینی کی جانچ پڑتال نہیں کریں گی۔

3۔ کمیٹیوں کا دائرہ کار، بجٹ میں مختص کی جانے والی رقوم کی سمت کا تعین کرنے تک محدود ہوگا۔

4۔ کمیٹیوں کی سفارشات پورے صوبے کی ضروریات پر مبنی ہوں گی نہ کہ انفرادی حلقہ انتخابات کی ضروریات پر۔

5۔ یہ امر طے شدہ ہوگا کہ کمیٹیوں کی سفارشات، بجٹ اور وسط مدتی بجٹ ڈھانچہ کی تیاری میں حکومت کے لئے رہنما اصول تصور ہوں گی۔ پارلیمانی روایات کے مطابق، کمیٹیوں کی سفارشات واجب نہیں ہوں گی۔

6۔ کمیٹیاں، اگلے بجٹ اور وسط مدتی بجٹ ڈھانچہ کے لئے سفارشات اور آرا مرتب کرنے کی غرض سے عوامی شنوائی کرسکیں گی اور ماہرین کو بھی مدعو کرسکیں گی۔

حوالہ جات

1۔ بجٹ پر مقنّنہ کے کردار کی مضبوطی کی تجاویز کی تفصیل کے لئے ازراہ کرم **''صوبائی بجٹ کے عمل میں صوبائی اسمبلی پنجاب کا کردار''** کے موضوع پر اگست 2011 میں پلڈاٹ کا شائع کردہ بریفنگ پیپر ملاحظہ فرمائیے جو اس ویب ایڈریس پر موجود ہے:

http://www.pildat.org/Publications/publication/PAP/RoleofProvincialAssemblyofthePunjabintheProvincialbudgetProcess.pdf

2۔ پنجاب بجٹ 13-2012 کے بنیادی نکات کے لئے ازراہ کرم پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں برائے تعلیم اور صحت کے لئے پلڈاٹ کے تیار کردہ بریف بعنوان **''پنجاب کا صحت بجٹ 13-2012''** اور **''پنجاب کا تعلیمی بجٹ 13-2012''** ملاحظہ فرمائیے جو بالترتیب درج ذیل ویب ایڈریسز پر موجود ہیں:

http://www.pildat.org/Publications/publication/budget/UnderstandingPunjabHealthBudget2012-13- ABriefforPAPStandingCommitteeonHealth.pdf and

http://www.pildat.org/Publications/publication/budget/UnderstandingPunjabEducationBudget2012-13- ABriefforPAPStandingCommitteeonEducation.pdf

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: A-45، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان
ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)
E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org